صحیح

مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا عروج پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی کے ترجمے

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزماں

NOMANI

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی رحمہ اللہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))۔

فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیمؑ سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھ کو دکھاوے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو۔ فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیمؑ بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے۔ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے)۔ اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسفؑ رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

٦١٤٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

٦١٤٣- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦١٤٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ))۔

٦١٤٤- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالیٰ لوط کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی۔

٦١٤٥ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ

٦١٤٥- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا۔ تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب میں تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے

(٦١٤٥) ☆ حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست تھی اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے حضرت ابراہیم نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یہ ظاہرا جھوٹ تھا مگر در حقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیے تو حضرت ابراہیم نے سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیم نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ان کانوا ینطقون اور بعضوں نے کہا بل فعلہ پر وقف ہے یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہے اس سے پوچھو اگر وہ بات کرے یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے تھے حضرت ابراہیم کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللَّهَ أَنْ لَا أَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا

اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا کہ تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا۔ اس لیے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے)۔ جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا۔ پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا کے لیے کہا۔ انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا۔ تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا تو

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا۔ نووی نے کہا انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنی دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم۔ اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ للہ

كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا' یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لونڈی اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت رہی اللہ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

٦١٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ.

باب: حضرت موسیٰؑ کی بزرگی کا بیان

۶۱۴۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰؑ تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر)۔ لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰؑ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰؑ غسل کر رہے تھے' انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے' او پتھر میرے کپڑے دے' یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر تھم گیا' جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابوہریرہؓ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰؑ کی مار کے۔

ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیمؑ کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ انتہیٰ

(۶۱۴۶) ☆ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ کے' پتھر کا بھاگنا' دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔